رجسٹرڈ ایل ۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

الحکم

سنہ ۱۳۱۸ھ

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

نمبر ۳۴ — دار الامان قادیان ۱۶ ستمبر سنہ ۱۹۰۰ء — جلد ۴

پیر گولڑی

کی کاگذاری پر حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی چٹھی ایک سائل کے جواب میں

شیخصاحب ماسٹرصاحب ۔ السلام علیکم
میں آپ کا خط پڑھ کر بہت متعجب ہوا
کہ آپ زمانہ کے کچھ اڑھ مریز سے واقف
بالمقابل اشتہاروں سے اس نتیجہ پر پہونچے
ہیں کہ ہماری طرف سے پیر مہر شاہ کے
مقابل گریز ثابت ہوئی ۔

اول ۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں
کہ کیا آپ نے حضرت امام زمان مہدی موعود
علیہ السلام کا اشتہار پڑھا ہے جو عربی
فصیح بلیغ تفسیر لکھنے کے متعلق آپ نے
مہر شاہ کے مقابل شائع کیا تھا ۔ پھر اس
آپ نے مہر شاہ کا جواب پڑھا اور پھر ان
دونوں کو مقابل رکھ کر آپ کی دانش اس
نتیجہ کے نکالنے پر مجبور ہوئی جس پر آپ
آخر کار پہنچے ۔ آپ کے فہم کی نسبت نیک
گمان مجھے اس امر کو ماننے نہیں دیتا کہ آپ
نے دونوں اشتہاروں کو مقابلۃً پڑھ
کر یہ نتیجہ نکالا ہو ۔ صاف معلوم ہوتا ہے
کہ اڑتی ہوئی افواہ آپ کے دل میں سرایت
کر گئی اور عادۃً چونکہ اس طرف حسن ظن کما
ینبغی نہیں آپ فوراً عوام الناس کے رنگ
میں رنگین ہو گئے ۔
مکرم ماسٹر صاحب غور کریں حضرت نے کیا

لکھا تھا اور کیوں ایسا لکھا تھا ۔ حضرت
مرزا صاحب نے یہ لکھا تھا کہ پیر مہر شاہ
صاحب میرے ساتھ عربی فصیح زبان
میں قرآن کریم کی تفسیر لکھنے کا مقابلہ کریں
جس میں خدا تعالیٰ کے کلام کے نکات
غریبہ اور حقائق عجیبہ ہوں ۔ اس مقابلہ
کی ضرورت فیصلہ نزاع کے لئے اس جہت
سے پڑی ۔ کہ مباحثات بہت کچھ ہو گئے
اور حضرت نے اپنے عقائد ۔ دعاوی اور
اور دلائل پر کتابیں ۔ رسالے اور اشتہار
بھی بہت نکالے مگر مخالفین ان سے
مستفید نہ ہوئے اور ان کے انکار
اور استہزا میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی الا
ماشاء اللہ ۔ اس لئے چار برس اس کے
قبل انجام آتھم میں خدا تعالیٰ سے الہام پاکر
حضرت مرسل اللہ نے یہ اشتہار شائع کیا
کہ آئندہ ان لوگوں سے اس جنس کے مباحثے

نہیں کرینگے الہام یہ تھا یَا عَلِیُّ دَعْھُمْ وَ اَنْصَارَھُمْ وَزِرَاعَتَھُمْ - نیز اس لئے بھی جانب کی طرف سے توجہ ہٹائی گئی کہ مباحثات آخرکار نظری امور سے زیادہ باتیں تو پیش نہیں کر سکتے - اب مہر شاہ صوفی اور درویش اور سجادہ نشین کے مقابل حضرت امام ع نے خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے رنگ میں ایک بدیہی امر یا خارق عادت امر پیش کرنا چاہا جو بہت جلد ایک حصہ مخلوق کو یقین دلا سکتا کہ خدا تعالےٰ قادر و قاہر کی تائید کس قوم کے ساتھ ہے اس لئے کہ قرآن کریم خدا تعالےٰ کا حریم ہے اور حریم میں محرم کے سوا کوئی جا سکتا ہی نہیں چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ

اور پھر آخر میں حضرت نے صاف لکھدیا تھا کہ میں نے دعا کی ہے کہ خدا تعالےٰ مجھکو اعلیٰ سے اعلیٰ نکات اور فصاحت و بلاغت پر قدرت دے اور اس نے میری دعا منظور کرلی اور ساتھ ہی میں نے یہ بھی دعا کی کہ مہر شاہ کی ساری قدرتیں اور قوتیں عربی میں تفسیر لکھنے سے سلب ہو جائیں یہ میری دعا بھی منظور ہو گئی اور میں دعویٰ کرتا ہوں کہ مہر شاہ میرے مقابل نہایت شرمساری کے ساتھ اُٹھ کھڑا ہوگا اور وہ ایک سطر بھی لکھنے پر قادر نہ ہو گا -

یہ تحدی اور معجزہ نمائی قول فیصل قرار دی گئی تھی ان تمام نزاعوں میں اب آپ سمجھ سکتے ہیں کہ کیوں اس یگانہ فیصلہ کی طرف توجہ کرنے کی ضرورۃ حضرت مرسل اللہ کو پڑی - اس کے لئے حکم اور منصف بھی مولوی محمد حسین بٹالوی اور وہ اور اسی جوہر و فطرۃ کے مولوی مقرر کئے تھے - چونکہ یہ خدائی فیصلہ تھا اور خدائے متصرف علی القلوب کی رہنمائی سے حضرت امام زمان نے شائع کیا تھا حضرت کو یقین دلایا گیا بلکہ بتلایا گیا تھا کہ تلخ ترین دشمن مولوی بٹالوی خدا تعالےٰ کے تصرف عجیب سے مجبور کیا جاویگا اسباب پر کہ حق کی گواہی دے اس لئے کہ وہ شہادت اُس کی حقیقت ایک بدیہی محسوس امر کی نسبت شہادت ہوگی اور وہ بیّن حق کے اخفا پر قادر نہو سکیگا -

میں خیال کرتا ہوں کہ آپ میں تصوف سے مزہ لینے کی روح ہے اور آپ اہل اللہ اور درویشوں کے مذاق کو شناخت کر سکتے ہیں - اب آپ سوچیں کہ یہ قوۃ اور تحدی کسی بیرونی اور بالائی امداد و تائید کے بغیر کسی کی زبان و قلم سے ترشح ہو سکتی ہے -

پیر مہر شاہ صاحب نے اس کے مقابل کیا کیا - یہ اشتہار دیا کہ آپ کی تمام شرائط منظور ہیں - مگر پہلے آپ اپنے دعوے مسیحیت پر اُٹھکر کلام کریں اور پھر میں اُس کا رد کروں اور مولوی محمد حسین منصف اگر فیصلہ کردے کہ حق میری طرف ہے تو اسی وقت اسی جلسہ میں آپ کو میری بیعت کرنی ہو گی - مجھے توقع کرنی چاہیئے کہ آپ اُس دجل اور تزویر کو خود ہی سمجھ سکتے ہیں جو اس گدی نشین کے جواب میں ہے - ان ہی مباحثات کو بے سود سمجھکر تو یہ تدبیر کی گئی تھی کہ اب آسمانی نصرت اور خدا تعالےٰ کے ہاتھ کی توسط سے فیصلہ ہو جاوے اور لوگ بالبداہت سمجھ لیں کہ حریم قدس میں باریاب کون ہے اور اُس جناب والا سے مطرود و مخذول کون ہے - اور علاوہ براں اب کون سی نئی دلیل اور نیا دعویٰ تھا جو حضرت اقدس کو اُس مجلس میں پیش کرنا اور اُس پر مہر شاہ کو جرح و قدح کرنا تھا - کتابوں پر کتابیں اُن دعاوی و دلائل پر لکھی گئیں اور ان صوفیوں اور مولویوں نے جہاں تک ان سے بن پڑا اُن کی تردید میں قلم فرسائی کی - کیا وہی پھر دوہرائی جائیں اور اُن کے رد میں پیر مہر شاہ اسی اپنے شمس الہدایہ کا مفصل درس سنا دیتے یا اور کچھ کارگزاری دکھاتے - یہ تو سب کچھ ہو ہو لیا تھا اور ان کارروائیوں کا جو نتیجہ نکلنا تھا نکل چکا تھا - تو کیا پھر بھی حضرت مرزا صاحب نے تحصیل حاصل کرکے پیر مہر شاہ کو تجویز کی اور مہر شاہ نے اُسی گزشتہ کارگزاری کی تجدید کے لئے یہ دعوت قبول کی - خدا کے لئے آپ غور فرماویں اور زندہ دل کے ساتھ سوچیں کہ پیر صاحب نے کہاں تک اس کارروائی میں دیانت کی راہ پر قدم مارا ہے پھر لکھا ہے کہ بعد فیصلہ مولوی محمد حسین بٹالوی کے اُسی جلسہ میں میری بیعت کرلیں - آپ جانتے ہیں مولوی محمد حسین بٹالوی کی رائے حضرت کے عقائد و ابحاث کی نسبت کیا ہے - یہ شخص بدقسمتی سے تلخ ترین دشمن اس رستباز کا ہے جو عورت کے پیٹ سے نکلے ہیں - ناکامی پر ناکامی اُٹھاکر اُس کی تلخی میں اور بھی مرارت بڑھ گئی ہے اور ایک غریق کی طرح تنکوں کو پنجہ مارتا پھرتا ہے اور چاہتا ہے کہ کسی طرح اپنے دل کی آگ کو بجھائے جو ہر وقت اشتعال والتہاب میں رہتی ہے - سوچیئے - حضرت مرزا صاحب کے عقائد، دعاوی اور دلائل پر مباحثہ ہو اور مولوی محمد حسین منصف ہو تو کیا یہ مولوی اس سے زیادہ یا کم کوئی اور فیصلہ دے گا جو وہ اس سے پیشتر اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں دے چکا ہے اور جس کی بنا پر وہ حضرت مرزا صاحب کو کافر و دجال قرار دے چکا ہے اسکی وجہ میں لکھ آیا ہوں کہ کیوں حضرت نے اسے حکم قرار دیا تھا - اور یوں مہر شاہ کی طرف پر اُسے منصف قرار دینا کس قدر حق اور دیانت کا خون کرنا ہے - اب یہ تو مسلم ہو گیا کہ مولوی محمد حسین نے فیصلہ حضرت مرزا صاحب کے خلاف دینا تھا سو دیدیا اور بموجب شرط قرار داد کے حضرت مرزا صاحب نے پیر مہر شاہ سے بیعت کرلی

تو اب خدا را انصافاً فرمایئے کہ عربی زبان میں تفسیر نویسی کا موقعہ کہاں رہا۔ کیا پیر مہر شاہ صاحب سے بیعت کرنے کے بعد حضرت مرزا صاحب ایسی جرأت کریں گے کہ مرشد سے بزور آزمائی کریں۔ میں پھر آپ کو اور ہر خدا ترس سلیم الفطرت کو جو میرا نیاز نامہ پڑھے توجہ دلاتا ہوں کہ موت کو یاد کر کے سوچیں کہ وہ معیار جو آخرکار بعد لمبے دراز کے تجربوں کے حق و باطل اور نصرت و خذلان کے امتیاز کے لئے تجویز کیا گیا تھا اس کی نوبت کب آئی۔ اگر حضرت اقدس مرزا صاحب نے کھڑے ہو کر اپنے وہی عقائد اور دلائل سنائے جو ازالہ اوہام اور دیگر کتابوں میں آپ لکھ چکے ہیں اور پیر مہر شاہ نے وہی تردید پڑھ دی جو شمس الہدایہ میں آپ قلمبند فرما چکے ہیں اور مولوی محمد حسین بٹالوی نے عادۃً وہی فیصلہ دیا جو وہ مدتوں سے مشتہر فرما چکے ہیں اور حضرت مرزا صاحب نے لازماً اسی جلسہ میں پیر مہر شاہ سے بیعت کر لی تو اب بتاؤ اس خرق عادت امر یا معجزہ یا کرامت کا موقعہ کونسا دیا گیا جو ان ظلمتوں سے نور کی طرف لے جانے کا ایک ہی ذریعہ پیش کیا گیا تھا۔ اے خدا کے بندے اور بندو خدا کے لئے غور کرو۔ کس طرح پیر مہر شاہ نے موت کا پیالہ منہ سے ٹال دیا ہے۔ کس حیلہ گری کا بہروپ بدل کر سٹیج پر کھڑا ہوا ہے اور ہنوز لوگ اس سوانگ کے انگیز دل اور اندازوں سے تاڑ نہیں گئے کہ ایک ملمع کار شعبدہ ہے۔ اللہ اللہ کس جرأت اور خیرگی سے لکھا ہے کہ آپ کی ساری شرطیں منظور ہیں۔ اے خدا ناترس۔ ایک ہی شرط اور ایک ہی یگانہ ذریعہ تو تھا جو حق و باطل میں صاف تحقیق کر ڈالتا جسے تو نے موت احمر کا پیالہ سمجھ کر سخت ناہنہ پاؤں مار کر اپنے منہ کے آگے سے ٹال دیا اور شرطیں ہی کونسی نہیں جسے تو نے منظور کیا۔ اسی ایک ہی معیار سے صاف کھل جاتا کہ تو نہ تو مستجاب الدعوات ہے اور نہ خدا کے کلام کی حریم قدس میں تجھے باریابی کا شرف حاصل ہے اور نہ تجھے تصوف و حقیقت و معرفت کے کوچہ سے ذرا بھی آشنائی ہے۔

حضرت مسلم اللہ جری اللہ کی یہ تحدی کہ میں نے دعا کی ہے کہ مہر شاہ سخت شرمسار ہو کر اٹھے گا اور گویا سفید کاغذ کے سوا اس کے ہاتھ سے کچھ نہ لیا جاوے گا اور حضرت ایک وسیع مضمون تفسیر عجیب پر لکھ چکے ہوں گے۔ ہاں حضرت مرسل یزدانی کی یہ تحدی اس قابل تھی کہ اگر مہر شاہ میں غیرت ہوتی تو اس کے توڑنے کی کوشش اسی راہ سے داخل ہو کر کرتا جس راہ سے یہ تحدی کی گئی تھی۔

اب آپ سوچیں اور خدا کی مخلوق غور کرے کہ اس نے لاہور میں آکر کیا ہی کیا ہے یہی کہ عوام کو مغالطہ کے تاریک کنوئیں میں گرا کر نور حق کی شناخت سے بے بہرہ کر دیا ہے۔ اس کالانعام گروہ کی وقعت و قدر راستبازوں کے نزدیک کس زمانہ میں ہوئی ہے جو اب ان کے شور و غوغا کی کوئی قیمت ڈالی جاوے۔ ان بدقسمتوں نے ہمیشہ راستبازوں سے ایسا ہی برتاؤ کیا ہے۔ یاد رکھو یہ غوغو اور شور و غل اسی طرح فنا کی ہوا میں پیوست ہو جائیں گے جس طرح مشرک عرب کے ناپاک اشعار جو سید العالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو و ذم میں کہے تھے نیست و نابود ہو گئے۔ یہ گندے اشتہار اور ناپاک کاغذ جو ناعاقبت اندیش دست و قلم کا موذی نتیجہ ہیں پاخانے کے بہہ نوش کیڑوں کی نذر ہو جائیں گے اور کوئی تھوڑے وقت کے بعد بڑی تفتیش سے بھی ان کا کھوج لگا نہ سکے گا۔

بڑا سوال یہ ہے کہ مہر شاہ نے ہمارے پاک سلسلہ کی علمی تردید میں کیا کیا کیا وہ اخرس ابکم لاہور میں مدت قیام کے اندر کبھی ایسے لطیف نکتے بولا جو ہماری تردید میں ابدی اثر دلوں میں کرتے اور فہیم و سلیم فطرتوں میں جاگزین ہو کر ان سے ضرورۃً کہلواتے کہ حضرت مرزا صاحب کی زبان و قلم کے مقابل ایک ہی معجز بیان مرد میدان پیدا ہوا ہے ایک نقاب میں سرنگوں رہنے والا رنگین پوش اور زلف مشکیں اور طرۂ عنبریں کے دام میں پھنسانے والا وجود اور اس کے سوا اور صفات مردانہ سے عاری کس مردی کا دکھلانے والا ثابت ہوا کہ ہم ڈریں کہ سلسلہ حق کو اس سے صدمہ پہونچے گا۔ عوام کی تو عادت ہی قبروں پر سرنگوں نہ ہوتے ان قبر پرستوں کے پاؤں پر گر پڑے۔ اب آپ بتائیں وہ کونسی کارروائی ہے جو پیر مہر شاہ نے کی جس سے اس کا نام بلند ہو گیا۔

کاش کوئی ہمارے اشتہاروں اور مضمونوں کو ہی ان لوگوں کے اشتہاروں سے مقابلہ کر کے دیکھے کہ کس قدر نور اور ہدایت ہمارے اشتہاروں میں ہے اور کس قدر تعفن سب و شتم کا ان لوگوں کے سیاہ کاغذوں میں ہے۔ یہ لوگ ہماری تردید کرتے اور مبیک کرتے مگر کبھی خدا کے کلام کے حقائق بھی تو بیان کر جاتے تاکہ نرے کاغذوں کے منہ کالے کرنے والے نہ ٹھہرتے۔ یاد رکھیے اور پھر یاد رکھیے کہ مہر شاہ اور اس کے معاونوں نے بجز تردید اور سب و شتم کے ہمارے مقابل کچھ نہیں کیا اور یوں ہمارے سلسلہ کی صداقت پر اپنے ہاتھوں سے آپ مہر لگا دی ہے کیونکہ لکھا تھا کہ مہدی موعود کی علمائے وقت تکفیر کریں گے اور اس کو فاسق اور دجال اور دین میں تحریف کرنے والا کہیں گے

سو یہ ساری باتیں انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام کے حق میں پوری کردیں وللہ الحمد

اب میں یقین کرتا ہوں کہ میںنے آپ کے غور اور نتیجہ حقہ پر پہنچنے کے لئے مختصر سی باتیں آپ کے آگے پیش کردی ہیں اگر میں چاہتا تو بقول اللہ اسے اور بھی لمبا کرتا مگر دانش مند کے لئے اتنا کافی ہے کل میںنے اپنی کتاب سیرۃ مسیح موعود خدمت میں ہدیۃً بھیجی ہے۔ جس میں محض اللہ تعالےٰ کے لئے اس کتاب میں اپنے پُرانے تجربے اور مشاہدے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک سیرۃ کے متعلق قلم بند کئے ہیں واقعات کے سوا اور کچھ نہیں لکھا۔ اُمید ہے کہ آپ اس سے عمدہ نتیجہ پر پہونچیں گے وباللہ التوفیق

دمشق مکہ ریلوے دمشق مکہ ریلوے سرعت کیساتھ طیار ہورہی ہے۔ دنیوی طور پر اس ریلوے سے کیا مفاد پہونچیں گے اُسپر ہم اسوقت بحث نہیں کرتے ہم صرف یہ دکھاتے ہیں کہ اس ریلوے کی طیاری سے اسلام کی عالمگیر فتح ہوتی ہے اور وہ اسطرح پر کہ آج سے تیرہ سو سال پیشتر جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یترک القلاص کی پیشگوئی فرمائی تھی اور قرآن کریم نے العشار عطلت فرمایا تھا وہ ٹھیک اپنے الفاظ کیموافق پوری ہوئی والحمد للہ۔

اس پیشگوئی کے متعلق تفصیلی بحث ہمارے سید دمولی امام اعلیٰ نے تحفہ گولڑویہ میں کی ہے ہم صرف اسی قدر لکھنا چاہتے ہیں کہ اس ریلوے کے افتتاح سے لذت اُٹھانے والے کون ہیں؟ وہی جنکو رسول اللہ صلعم کی پاک باتوں کے پورا ہونے میں ایمان تازہ ہوتا اور آپ کی صداقت کے لئے ایک زندہ نشان ملتا ہے۔ مگر ان نشانات کے دیکھنے کی آنکھ تب عطا ہوتی ہے جب کہ اس پاک وجود پر ایمان ہو جسکے زمانہ کے یہ نشانات ہیں وہ کون؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

ایڈیٹوریل

وبائی دن اور قرآنی حفظ ماتقدم

پنجاب کے مختلف اضلاع اور شہروں میں ہیضہ اور موسمی بخار اس کثرت کے ساتھ پھوٹ رہا ہے کہ طاعون سے کم خطرہ پیدا نہیں ہوا۔ سنت اللہ سے ناواقف پیشگوئیوں کے علوم سے نابلد اور نادان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی پر جو طاعون کے متعلق تھی اپنی کم فہمی اور کوتاہ اندیشی کیوجہ سے خواہ کچھ ہی کہیں مگر ہمارے نزدیک نہیں نہیں الہیات کی رو سے آپ کا کشف اپنے پورے معنوں میں پورا ہوا اور ابھی ہو رہا ہے۔ اور قحط۔ ہیضہ۔ طاعون وغیرہ اسباب کثرت موت سب لفظ طاعون میں علم تعبیر الرویا کے لغت میں داخل ہیں۔

ہمکو نہایت افسوس اور دلی قلق ہوتا ہے جب کہ ملک میں استہزا۔ آیات اللہ سے روگردانی معاصی۔ اور منہیات الٰہیہ میں مشغولی دیکھی جاتی ہے۔ ان لوگوں اور ان قوموں کو کسی حد تک ہم معذور بھی سمجھتے ہیں جو موجودہ زمانہ کی زہریلی ملحدانہ ہوا کے اثر سے متاثر ہیں اور مذہب اور ملت ان کے نزدیک یورپ کی تقلید سے بڑھ کر اپنے معنے نہیں رکھتا لیکن وہ لوگ اور وہ قوم جو کتاب اللہ پر ایمان رکھتی اور خدا تعالیٰ کے پیغمبروں اور جزا و سزا کے دن کو مانتی ہے اسپر افسوس آتا ہے کہ جب کہ وہ قرآن کریم پر ایمان رکھتی ہے پھر قرآن کو جب پیش کیا جاتا ہے تو اس سے انحراف کیوں کرتی ہے۔ عمل کرنا ایک دوسری بات ہے جو ایمان کے بعد پیدا ہوتی ہے لیکن کم از کم اعراض عن ذکر اللہ تو مومن کا کام نہیں ہونا چاہئے مگر یہاں تو پورا اعراض کیا گیا ہے اور مسلمانوں کی نکبت افلاس بے سر و سامانی ناداری اور پریشانی پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ انہوں نے اعراض کیا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے اس فتوے کے نیچے آچکے ہیں ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیمۃ اعمیٰ یعنی جس نے میرے ذکر سے منہ پھیرا اس کا نتیجہ یقینی یہی ہے کہ اس کی معیشت تنگ ہوگی اور ہم قیامت کو اُسے اندھا اُٹھائیں گے۔

ہم آیت پر انشاء اللہ تعالےٰ کسی دوسرے وقت بحث کریں گے سردست اسکو یہیں چھوڑتے ہیں۔

غرض مسلمانوں کے ادبار اور زوال کی وجہ اور ضروری وجہ اعراض عن ذکر اللہ ہے جو بدقسمتی سے کوئی وجہ نہیں سمجھی گئی اور یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کی حالت روبہ ترقی نہیں ہوتی۔ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ علیگڈھ کالج والے ہوں یا انجمن حمایت اسلام والے جب تک مسلمانوں کے مرض کا علاج طب قرآنی سے نہ کرینگے یہ مریض اچھا ہونے سے رہا۔

بہر حال ہمارا مطلب اس مضمون میں یہ ہے کہ ہماری شامت اعمال اعراض عن ذکر اللہ ہر قسم کی مصیبتیں ہم پر لا رہا ہے مگر ہم ہیں کہ کروٹ تک نہیں بدلتے۔

قرآن کریم میں یہ ایک اصول بتلایا گیا ہے کہ وما ارسلنا فی قریۃ من نبی الا اخذنا اھلھا بالبأساء والضراء لعلھم یضرعون کہ مامور من اللہ کے ساتھ امراض اور قحط سالیاں بھی آیا کرتی ہیں۔ اب ضروری تو یہ تھا کہ ان مصیبتوں کو دیکھکر اس مامور من اللہ کی

کی جاتی - لیکن جب قرآن ہی ہاتھ سے نکل چکا ہے تو توجہ کہاں رہتی - مگر سب کے سب ایسے نہیں ہیں ایک حصہ اُن سعید الفطرت لوگوں کا بھی ہے جنھوں نے خدا تعالےٰ کے فضل سے اس زمانہ کے امام کو شناخت کیا ہے - پس اس مضمون میں ہمارے مخاطب اولاً وہی لوگ ہیں اور پھر جو چاہے فائدہ اٹھاوے ایسی حالت میں کہ ملک میں امراض وبائیہ سے تحفظ کے نا تمام اہتمام لیا ہے درانحالیکہ وہ ابھی پورے طور پر دور نہیں ہوا ہم نے مناسب سمجھا ہے کہ اپنی قوم کی خدمت میں بعض ضروری امور اس سے پیشتر کہ مشکلات جو آجکل کی موسم کے لحاظ سے ہیں ایسی پیش کریں شاید کسی کے لئے بہتری کا موجب ہو سکیں - قرآن کریم انسان کی ہر قسم کی ضرورتوں کا کفیل ہے بشرطیکہ ہر ضرورت قرآن ہی پر عرض کی جاوے اور اُس کا ہی مجوزہ علاج کیا جاوے ایسی صورت میں فائدہ یقینی ہے -

شریعت اسلام ہی ایک ایسی شریعت ہے جو انسان کے لئے سُکھ ہاں دائمی سُکھ کی گارنٹی دینے کو طیار ہے چنانچہ قرآن کریم کی علت غائی ہے هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ اور شریعت اسلامیہ کی بجا آوری کا نتیجہ ہے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ پس ہر قسم کے دکھوں اور دردوں سے بچنے کے واسطے خواہ وہ جسمانی ہوں یا روحانی قرآنی احکام کی فرمان برداری ضروری ہے -

آج کل کے امراض وبائیہ خصوصاً ہیضہ وغیرہ کے متعلق علمی اسباب اور علمی تحقیقات پر اگر بحث کا سلسلہ شروع کریں تو یہ آرٹیکل اس کا متحمل نہیں ہو سکتا - اس لئے ہم ان امور پر مختصر بحث کریں گے جن پر عمل کرنا اگر خدا تعالےٰ کی مرضی اور مشیت کے موافق ہو اس سے بچا سکتا ہے اور اسکی ضد گویا مبتلا کر سکتی ہے اس ایک طریق پر

اسباب اور علاج دونوں پر بحث ہو جاوے گی - اس لئے ذیل میں نمبروار بیان کرتی ہیں قرآن کریم نے ہر ایک قسم کی گندگیوں اور ناپاکیوں سے بچنے کیلئے بہت بڑی ہدایت فرمائی ہے اور نہایت تاکید کے ساتھ صفائی کا تقید کیا ہے

(۱) اس کی وجہ یہی ہے کہ انسان حفظ صحت کے اسباب کی رعایت رکھ کر اپنے تئیں جسمانی بلاؤں سے محفوظ رکھی گویا پہلا اور ضروری امر جو حفظ ما تقدم کے طرز پر ہمارے زیر عمل آنا چاہئے وہ ہر قسم کی صفائی ہے چنانچہ قرآن کریم حکم دیتا ہے وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ یعنی ہر ایک قسم کی پلیدی سے دور رہو اس سے قرآنی احکام - غسل - وضو - اور طہارت کے دیگر مسائل مسواک - خوشبو لگانا وغیرہ کی حقیقت خوب سمجھ میں آسکتی ہے -

پس مناسب ہے کہ ہر قسم کی پلیدی اور گندگی سے پرہیز ہو - مکان صاف ہو - بستر صاف ہو - کسی قسم کی گندگی مکان میں رہنے نہ پاوے -

(۲) کھانے پینے میں احتیاط شرط ہے - خدا تعالےٰ نے صاف فرمایا ہے كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا یعنی کھاؤ پیو بے شک کیونکہ قیام زندگی کے لئے کھانا پینا ضروری شئے ہے مگر کھانے پینے میں بیجا طور پر کسی قسم کی زیادتی نہ کرو اسراف بیمحل خرچ کرنے کا نام ہے اس لئے ایسی چیزیں کھاؤ پیو جو موسم کے لحاظ سے اصول طب کے لحاظ سے مناسب ہوں - چنانچہ دوسری جگہ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ لکھکر اور بھی صراحت کر دی ہے - یعنی صاف اور ستھری چیزیں کھاؤ - طیبات کئی قسم کے ہوتے ہیں اول وہ چیزیں طیب ہیں جو شریعت کے نزدیک طیب ہیں اور دوسری وہ جو طب کے نزدیک اور یہی طب کے اصول ہیں مگر ہم بیان صرف دوہی کو ملحوظ رکھینگے پس حلال صاف اور ستھری چیزیں کھاؤ - اور وہ کھاؤ جو موسم کے لحاظ سے

مناسب ہیں - مثلاً آج کل سرکہ چٹنی پیاز کھانا اور ہلکی اور مقوی معدہ غذا کھانی مناسب ہے - اور ایسا ہی پانی ابالکر پینا چاہئے - یعنی پانی کو خوب جوش دیکر اور ٹھنڈا کرکے استعمال کریں - اس طرح پر اس میں جو کیڑے سمیت رکھنے والے ہوتے ہیں ہلاک ہو جاتے ہیں یا اُس میں سلفورک ایسڈ کے چند قطرے ڈالدے جاویں - کافور کا عرق بھی مفید شئے ہے - اور آج کل کے پھل اور کچی ترکاریاں ہرگز استعمال نہ کریں - گوشت بھی کم کھایا جاوے یہ دو بڑے ضروری امر ہیں جنکی آج کل بلحاظ عام اصول صحت بطریق حفظ ما تقدم رعایت رکھنی چاہئے - اور آخر میں ایک ضروری اور سب سے ضروری امر دعا اور استغفار ہے کیونکہ ہر ایک بات اللہ تعالیٰ ہی کی ارادے اور ید قدرت میں ہے -

اس لئے قرآن کریم نے جہاں ان امور کی جو انسان کی جسمانی صحت اور رعایت کے لئے ضروری ہیں صراحت کی ہے وہاں باطنی پاکیزگی اور طہارت پر بھی بڑا زور دیا ہے چنانچہ اسی آیت میں كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا یعنی طیب چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو اعملوا صالحا کا لفظ صاف طور پر روحانی صلاحیت کیلئے ہے کیونکہ ہلاکت صرف اسباب ظاہری ہی کی وجہ سے نہیں ہوتے بلکہ اندرونی اسباب بھی ہوتے ہیں اگر اندرونہ غلیظ اور ناپاک ہے تو خارجی طہارت پورا اثر نہیں کر سکتی چونکہ ہم کو وہ اندازہ اور مقدار معلوم نہیں جو پھر اندرونی ناپاکی کی وجہ سے سمیت اور ہلاکت کے درجہ پر پہونچ جاتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ غفلت اور لاپرواہی سے زندگی بسر نہ کریں اور دعا میں لگے رہیں اور اُس کے فضل کو مانگتے رہیں اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم خدا تعالیٰ کے فضل کے نیچے آکر ہر طرح پر راحت اور سکون حاصل کر سکیں گے - اب ہم اس مضمون کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور آخر میں پھر ایک بار اپنے ناظرین کو

خدمت میں عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ طہارت ظاہری کا لحاظ رکھتے ہوئے باطنی طہارت اور پاکیزگی کا لحاظ بھی ضرور رکھیں کیونکہ ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین خدا تعالےٰ کا پاک ارشاد ہے یہ دن وبا اور بیماری کے دن ہیں معلوم نہیں کس وقت کس کو موت کا پیغام آ پہونچے ۔ اس لئے غفلت اور لاپروائی کو چھوڑ کر جہاں حفظ صحت کے اصولوں کی رعایت کریں وہاں استغفار اور دعا کو ہاتھ سے نہ دیں کیونکہ دعا ایک ایسی چیز ہے جو فضل الٰہی کو جذب کر لیتی ہے ۔

پیر گولڑی کے مباحثہ کی حقیقت

گو یہ امر بخوبی طشت از بام ہو چکا ہے کہ پیر گولڑی نے محض بے جا حجت اور قابل تفہیم عذر کے ساتھ جلسہ تفسیر نویسی سے گریز کیا ہے لیکن عوام کو جس قدر مغالطہ دیا گیا ہے اس کے رفع کرنے کی خاطر ہمارے مکرم و معظم بھائی مفتی محمد صادق صاحب لاہوری نے ان کے لاہور آنے کی کل کارروائی کو ایک مختصر سی رپورٹ کی شکل میں مرتب کیا ہے مفتی صاحب کی یہ خدمت بہت ہی کچھ قابل وقعت ہے یہ رپورٹ لاہور کی جماعت اپنے خرچ سے چھپوا کر مفت تقسیم کرے گی ۔ جو لوگ اس رپورٹ کو لینا چاہیں وہ صرف آدہ آنہ کا ٹکٹ مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجدیں ۔

لاہور ۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی

امید ہے کہ یہ رپورٹ پیر صاحب کے لاہوری قیام کی حقیقت کو پبلک کے سامنے اصلی صورت میں پیش کرنے کا موجب ہوگی خدا قبول فرماوے

رسالہ سراج الحق حصہ دوم

حضرت اقدس کی تائید میں طیار ہو گیا ہے ۔ المشتہر سراج الحق نعمانی از دار الامان قادیان

حضرت اقدس علیہ السلام کی پاک باتیں

ایک جامع درس

سلسلہ کے لئے دیکھو الحکم نمبر ۳۱ ۔ ۳۱ اگست ۱۹۱۰ء

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ الآیہ

انسان اگر اللہ تعالےٰ کے لئے زندگی وقف نہیں کرتا تو وہ یاد رکھے کہ ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالےٰ نے جہنم کو پیدا کیا ہے اس آیت سے یہ صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ جیسا کہ بعض خام خیال کوتاہ فہم لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ ہر ایک آدمی کو جہنم میں ضرور جانا ہوگا یہ غلط ہے ہاں اس میں شک نہیں کہ تھوڑے ہیں جو جہنم کی سزا سے بالکل محفوظ ہیں اور یہ تعجب کی بات نہیں خدا تعالےٰ فرماتا ہے قَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ ۔

اب سمجھنا چاہیئے کہ جہنم کیا چیز ہے ؟

جہنم کیا ہے

ایک جہنم تو وہ ہے جس کا مرنے کے بعد اللہ تعالےٰ نے وعدہ دیا ہے اور دوسرے یہ زندگی بھی اگر خدا تعالےٰ کے لئے نہ ہو تو جہنم ہی ہے اللہ تعالیٰ ایسے انسان کا تکلیف سے بچانے اور آرام دینے کے لئے متولی نہیں ہوتا ۔ یہ خیال مت کرو کہ کوئی ظاہری دولت یا حکومت یا مال و عزت اولاد کی کثرت کسی شخص کے لئے کوئی راحت یا اطمینان اور سکینت کا موجب ہو جاتی ہے اور وہ دم نقد بہشت میں ہوتا ہے ؟ ہرگز نہیں وہ اطمینان اور وہ تسلی اور وہ تسکین جو بہشت کے انعامات میں سے ہے ۔ ان باتوں سے نہیں ملتی وہ خدا ہی میں زندہ رہنے اور مرنے سے مل سکتی ہے ۔ جس کے لئے انبیاء علیہم السلام خصوصا ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام کی یہ وصیت تھی کہ لَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم

مسلسل ۔ لذات دنیا تو ایک قسم کی ناپاک حرص پیدا کر کے طلب اور پیاس کو بڑھا دیتی ہیں استسقا کے مریض کی طرح پیاس نہیں بجھتی یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جاتے ہیں ۔ پس یہ بیجا آرزوں اور حسرتوں کی آگ بھی منجملہ اسی جہنم کی آگ کے ہے ۔ جو انسان کے دل کو راحت اور قرار نہیں لینے دیتی بلکہ اسکو ایک تذبذب اور اضطراب میں غلطاں پیچاں رکھتا ہے اس لئے میرے دوستوں کی نظر سے یہ امر ہرگز پوشیدہ نہ رہے کہ انسان مال و دولت یا زن و فرزند کی محبت کے جوش اور نشہ میں ایسا دیوانہ اور از خود رفتہ نہ ہو جاوے کہ اس میں اور خدا تعالےٰ میں ایک حجاب پیدا ہو جاوے مال اور اولاد اسی لئے تو فتنہ کہلاتی ہے ۔ ان سے بھی انسان کے لئے ایک دوزخ طیار ہوتا ہے اور جب وہ ان سے الگ کیا جاتا ہے تو سخت بے چینی اور گھبراہٹ ظاہر کرتا ہے اور اس طرح پر یہ بات کہ نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ ۔ منقولی رنگ ہی نہیں رہتا بلکہ معقولی شکل اختیار کر لیتا ہے پس یہ آگ جو انسانی دل کو جلا کر کباب کر دیتی اور ایک جلے ہوئے کوئلہ سے بھی سیاہ اور تاریک بنا دیتی ہے یہ وہی غیر اللہ کی محبت ہے

دو چیزوں کے باہم تعلق اور رگڑ سے ایک حرارت پیدا ہوتی ہے اسی طرح پر انسان کی محبت اور دنیا اور دنیا کی چیزوں کی محبت کے رگڑ سے الٰہی محبت جل جاتی ہے اور دل تاریک ہو کر خدا سے دور ہو جاتا اور ہر قسم کی بیقراری کا شکار ہو جاتا ہے لیکن جب کہ دنیا کی چیزوں سے جو تعلق ہو وہ خدا میں ہو کر ایک تعلق ہو اور اس کی محبت خدا کی محبت میں ہو کر ہو اس وقت باہمی رگڑ سے غیر اللہ کی محبت جل جاتی ہے اور اس کی جگہ ایک روشنی اور نور بھر جاتا ہے پھر خدا کی رضا اسکی رضا اور اسکی رضا خدا

کا منشا ہو جاتا ہے۔ اس حالت پر پہونچکر خدا کی محبت اس کے لئے بمنزلہ جان ہوتی ہے اور جس طرح زندگی کے واسطے لوازم زندگی ہیں اس کی زندگی کے واسطے خدا اور صرف خدا ہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ اسکی خوشی اور راحت خدا ہی میں ہوتی ہے۔ پھر دنیا داروں کے نزدیک اگر اسے کوئی رنج اور کرب پہونچے تو پہونچے لیکن اصل یہی بات ہے کہ اس ہم و غم میں بھی وہ اطمینان اور سکینت سے ایسی لذت لیتا ہے جو کسی دنیا دار کی نظر کے بڑے سے بڑے فارغ البال کو بھی نصیب نہیں۔

برخلاف اس کے جو کچھ حالت انسان کی ہے وہ جہنم ہے گویا خدا تعالے کے سوا زندگی بسر کرنا یہ بھی جہنم ہے۔

پھر حدیث شریف سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ تپ بھی حرارت جہنم ہی ہے۔ امراض اور مصائب جو مختلف قسم کے انسان کو لاحق حال ہوتے ہیں یہ بھی جہنم ہی کا نمونہ ہیں اور یہ اس لئے کہ تا دوسرے عالم پر گواہ ہوں۔ اور جزا و سزا کے مسئلہ کی حقیقت پر دلیل ہوں اور کفارہ کے لغو مسئلہ کی تردید کریں۔ مثلاً جذام ہی کو دیکھو کہ اعضا گر گئے ہیں اور رقیق مادہ اعضا سے جاری ہے آواز بیٹھ گئی ہے ایک تو یہ بجائے خود جہنم ہے پھر لوگ نفرت کرتے ہیں اور چھوڑ جاتے ہیں عزیز سے عزیز بیوی فرزند ماں باپ تک کنارہ کش ہو جاتے ہیں بعض اندھے اور بہرے ہو جاتے ہیں بعض اور خطرناک امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پتھریاں ہو جاتی ہیں۔ اندر پیٹ میں رسولیاں ہو جاتی ہیں یہ ساری بلائیں اس لئے انسان پر آتی ہیں کہ وہ خدا سے دور ہو کر زندگی بسر کرتا ہے اور اس کے حضور شوخی اور گستاخی کرتا ہے اور اللہ تعالے کی باتوں کی عزت اور پروا نہیں کرتا ہے اس وقت ایک جہنم پیدا ہو جاتا ہے۔

| رجوع الی المقصد الاصلی |

اب میں پھر اصل مطلب کیطرف رجوع کر کے کہتا ہوں کہ خدا تعالے نے فرمایا ہے کہ ہم نے جہنم کے لئے اکثر انسانوں اور جنوں کو پیدا کیا ہے اور پھر فرمایا کہ وہ جہنم انہوں نے خود ہی بنا لیا ہے انکو جنت کیطرف بلایا جاتا ہے۔ پاک دل پاکیزگی سے باتیں سنتا ہے اور ناپاک خیال انسان اپنی کور رانہ عقل پر عمل کر لیتا ہے۔ پس آخرت کا جہنم یہی ہوگا اور دنیا کے جہنم سے بھی مخلصی اور رہائی نہ ہوگی کیونکہ دنیا کا جہنم تو اس جہنم کے لئے بطور دلیل اور ثبوت کے ہے۔

باقی آیندہ

حضرت حکیم الامت کے ارشادات

لوگوں نے مسلمانوں کے کسل کے اسباب پر بڑی بڑی بحثیں کی ہیں میں نے بھی اپنی جگہ اس مضمون پر بہت غور کی ہے اور بڑے غور و فکر کے بعد جو اسباب مسلمانوں کی سستی کے مجھے معلوم ہوئے ہیں وہ یہ ہیں

اوّل

علما، اور مشائخ جو گویا دینی امام اور رہبر تھے اعمال میں سست ہیں اور وہ قرآنی احکام کے موافق نمونہ نہیں ان کے بد نمونہ کا برا اثر قوم پر پڑا۔

دوم

دوسرے درجہ پر جن لوگوں کا اثر قوم پر پڑتا ہے وہ امرا ہیں انکی حالت بجائے خود ناگفتہ بہ ہے۔ وہ یورپ کے فیشن کے دلدادہ اور مغربی نمایشی تہذیب کے گرویدہ ہیں انکی عملی اخلاقی۔ مجلسی حالت کا اثر جو مسلمانوں پر پڑا اس سے بھی قوم کو نقصان پہونچایا

سوم

عام اختلاف جو مسلمانوں میں پڑ رہا ہے اس نے لوگوں کو حیران اور بالکل نکما کر دیا ہے۔ امر حق پہونچنے کے لئے مشکلات کا سامنا ہے۔

چہارم

ہر شخص کے دماغ میں یہ بات سما گئی ہے کہ جو کچھ اس نے سمجھا اور سوچا ہے وہی کافی ہے اس کی تحقیقات کے سامنے کسی دوسرے کی تحقیقات ہیچ اور ناقص ہے اس خیال نے قومی ترقی کی راہ میں جو استفادہ اور استفاضہ سے ہو سکتی ہے ایک بڑی روک پیدا کر دی ہے۔

پنجم

ان ساری آفتوں پر ایک یہ بڑی آفت پیدا ہوئی ہے کہ مذہب کی ضرورت ہی نہیں سمجھی جاتی۔

ششم

اگر کوئی ضرورت مذہب کی سمجھی بھی جاتی ہے تو عوام کے لئے اور پھر مذہب کو چند مصالح قومی کا نام دیا جاتا ہے۔

ہفتم

مذہب پر یقین تام ہی نہیں

ہشتم

اولڈ فیشن ایام جاہلیت کا نمونہ نئی روشنی سے محروم ہیں۔ ایک لیکچرار نے اپنے لیکچر میں کہا کہ تعدد ازدواج ہی اختلاف کا موجب ہے۔ اور دوسرے نے کہا کہ قبیح اور بد رسم ہے اور نہ سوچا کہ اس کا اثر کیا ہوگا اور کہاں ہوگا

نہم

سزا کی پروا نہیں کہتے ہیں نجات ضرور ہوگی غیر منقطع سزا نہیں ہوگی۔

دہم

مزاح و عادت میں شرارت ہے
تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

شہوت کے مقابلہ میں اگر انسان عفت سے کام نہ لے تو مندرجہ ذیل گناہوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔

(۱) بدنظری - ۲- خیانۃ العین - ۳- زنا البصر- ۴- زنا اللسان ۵ - زنا الاذن- ۶ - زنا الاعصار جس میں جلق - لواطت - زنا شامل ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسا شہوت پرست انسان جریان - ضعف قوت نفسانیہ حیوانیہ - طبعیہ کا شکار ہو جاتا ہے پھر رنج غم کم ہمتی کم حوصلگی پھر سوزاک - آتشک - موت اولاد جذام اور پھر قتل اسکے نتائج ہیں اور **جعلنا عالیها سافلها** کا بڑا بھاری موجب بھی ہوتا ہے -

ان ہی بدنظری کے سوشل بد نتائج نکاح بلاوکی اسراف بدنامی اولاد پر بد اثر اسقاط بھی ہوتے ہیں جب یہ حال ہے تو پھر میری سنو

فلا تقربوا الزنا انه کان فاحشة ومقتا وساء سبیلا۔

ایک ضروری سوال کا جواب

اکثر لوگ جو متعارف سلسلوں کی زنجیر میں پابند ہیں یہ سوال کیا کرتے ہیں کہ حضرت اقدس جناب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے چونکہ کسی سلسلہ اربعہ چشتیہ قادریہ نقشبندیہ سہروردیہ میں سے کسی کی بیعت نہیں کی ہوئی ہے اس لئے وہ واصل باللہ اور سالک کامل نہیں ہو سکتے ؟

ان کا اس قسم کا سوال کنوئیں کے مینڈک سے بڑھکر نہیں جو اپنی پانچ چھ فٹ کی وسیع دنیا سے اور کسی دنیا کو خیال میں بھی نہیں لاتا یہی حال ان کا ہے جو ہر قسم کے کمالات اپنے ہی چند خیالی وظائف واوراد کے اندر ختم کر بیٹھے ہیں اور ان کی بیعت کے بدوں اور کوئی طریق ختم سلوک کا نہیں ہے یہ سوال عام ہے اور حضرت مولانا مولوی **نور الدین** صاحب سے اسکا جواب ہمارے ایک دوست نے عرصہ ہوا طلب کیا تھا عام فائدہ کے لئے ہم اسکو یہاں درج کرتے ہیں جس میں بتلایا گیا ہے کہ کس قدر بزرگ دنیا میں گذرے ہیں جو ان چار خاندانوں میں کسی اور سلسلہ میں بیعت نہیں تھے - اور انہوں نے کمال حاصل کیا اور وہ عارف باللہ ہوئے اور تمام وکمال سلوک کی راہوں کو طے کیا ایڈیٹر

وہ خط یہ ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جن لوگوں نے ظاہری بیعت کسی سے نہیں کی وہ ہزاروں ہیں - ان میں سرتاج اولیا حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور خاتم الانبیاء حضرت سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم -

عام اولیا میں (۱) حضرت اویس قرنی سید التابعین اور رئیس اولیا معاصرین ہیں

(۲) عامر بن عبد اللہ بن یتمی - جنکا حال طبقات کبریٰ امام شعرانی میں بصفحہ نمبر ۲۷ مندرج ہے -

(۳) مسروق بن عبد الرحیم

(۴) علقمہ بن قیس ان سب کا حال طبقات میں ہے -

بلکہ امام ابو حنیفہ امام احمد حنبل امام بخاری امام شافعی بھی ایسے ہی ہیں -

جامع اصول الاولیا مطبوعہ مصر صفحہ سطر ۳ و ۴ میں لکھا ہے کہ الشیخ السید عبد القادر الجیلی رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں اب میں نبوۃ اور فتوۃ کے دریاؤں سے پانی پیتا ہوں کیا معنی کہ سیدنا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مرتضیٰ سے فیض لیتا ہے -

اور امام ابو الحسن الشاذلی صاحب حزب البحر نے فرمایا ہے میں دس سمندروں سے پانی پیتا ہوں انمیں سے پانچ سمند آسمانی ہیں اور پانچ زمینی ہیں -

آسمانی پانچ یہ ہیں

جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل روح

زمینی پانچ یہ ہیں

ابو بکر عمر عثمان علی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اور پھر بصفحہ نمبر ۲۴ جامع اصول الاولیا مطبوعہ مصر سطر نمبر ۲۷ میں ہے - سالک کے لئے ضرور ہے کہ اس کا کوئی مرشد ہو ظاہری مرشد ہو یا باطنی - باطنی مرشد الہام ہے اور قرآن مجید اور احادیث صحیحہ - اجماع امت جسکو خوب غور سمجھہ سے حاصل کیا ہو

پھر صفحہ ۲۹ میں لکھا ہے

کہ یا اللہ تعالے سالک کو ان سب باتوں سے بے پرواکر دیتا ہے اور محض اپنے فضل سے اپنے جذب سے بغیر مشقت کے واصل بنا دیتا ہے - والسلام

نور الدین از قادیان

ہماری قومی مجلسوں کیلئے

ہم نے بارہا اعلان کیا ہے کہ جبکہ اللہ تعالی کے فضل سے ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے اور مختلف شہروںمیں باقاعدہ انجمنیں اپنے دوستوں کی قائم ہو چکی ہیں تو پھر کیوں ہر شہر کی انجمن ہفتہ وار اپنے مختصر کوائف سے ہمکو اطلاع نہیں دیتی ہم چاہتے ہیں کہ ان تمام مختصر کوائف کو اخبار میں درج کر دیا کریں اسلئے ہم پھر اپنی تمام شہروں کی انجمنوں سکرٹری صاحبان کو اطلاع دیتے ہیں کہ وہ اپنی انجمن کی صرف کی روئداد ہفتہ وار اور ایک کاپی ہر اشتہار مخالف یا موافق کی جو ان کے شہر میں تقسیم ہو بشرطیکہ وہ دارالامان سے شائع نہ ہو دفتر اخبار الحکم قادیان میں ضرور بھیجدیا کریں -

ہم تاکید کرتے ہیں کہ آیندہ تساہل سے کام نہ لیا جاوے گا - لاہور - راولپنڈی - پشاور - جہلم - ملتان - ڈیرہ غازیخاں - امرتسر - کپورتھلہ - وزیر آباد - جالندھر - لودہیانہ - الہ آباد - حیدر آباد دکن - منی پور کی

جماعت کی خدمت میں

مدرسہ تعلیم الاسلام کی سکرٹری کی درخواست

اس وقت مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کا ماہوار خرچ دوسو روپیہ ہے۔ اور بہت جلد اس سے بھی زیادہ ہوتا نظر آتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے بہت سے بھائی ایسے ہیں جنہیں مخصوصاً اسطرف توجہ کرنے کی فرصت نہیں ملی۔ شاید اُن کی فکر اور رویت نے اسکو زیادہ گرانقدر اور اہم نہیں سمجھا۔ اگر کوئی یہاں حضرت اقدس ع کی صحبت میں چند روز بسر کرے تو جسطرح اسکو یقین ہوگا کہ اس اور اس امر کی طرف حضرت اقدس ع کی خاص توجہ معطوف ہے اسے معاً یہ بھی یقین ہو جاوے گا کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کو حضرت اقدس بہت ضروری اور اپنی غرض اور بعثت کی مہمات میں سے سمجھتے ہیں۔

جہانتک میں غور کرتا ہوں اسوقت تک اسکی بقا محض حضرت اقدس کی دعاؤں پر منحصر رہی ہے ورنہ ہمارے بھائیوں کی غفلت نے اسکو صنعت پہونچا نے میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ ہر مہینہ میں ہمیں دل دوز فکر لگتی ہے کہ استادوں کی تنخواہ کہاں سے بہم پہونچائیں۔ حضرت اقدس آجکل بہت بڑے کاموں میں مصروف ہیں۔ آپ کا ایک ایک لمحہ ایک عظیم الشان پہاڑ کے پاش پاش کرنے میں مصروف ہے ایسے وقت میں انکی اوقات گرامی میں تشویش ڈالنا ایک عادت خادم کو سخت گران معلوم ہوتا ہے باایں ہمہ سکول کی حالت نے کئی دفعہ مجھے اور برادر مولوی محمد علی صاحب ایم اے کو مضطر کر دیا ہے کہ ہم حضرت کی اوقات گرامی میں خلل انداز ہوں اور مدرسہ کی زار حالت کا نقشہ انکی خدمت میں پیش کریں۔ حضرت اقدس نے آخر ایک تدبیر سوچی ہے جسکی نسبت عنقریب اشتہار دینگے اور نیز حضرت کی دعا ر سے ایک اور تجویز پیدا ہو گئی ہے یعنی خان محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ نے مدرسہ کو ایک ہزار روپیہ سالانہ دینا کیا ہے جسکے کچھ اوپر اسی روپے ماہوار ہوتے ہیں مگر نواب صاحب نے یہ سوچکر کہ مدرسہ کو اخراجات کے لئے یہ رقم بہت ناکافی ہے اپنی نکتہ رس اور تیز فہم طبیعت سے کمیٹی کو یہ مدد دی کہ ٹرسٹیوں کے معزز کرنے کی تجویز نکالی۔ یعنی جو شخص چھ روپیہ ماہوار چندہ دے وہ مدرسہ تعلیم الاسلام کا ٹرسٹی قرار دیا جاوے اگرچہ اس سے پہلے بھی چند دوست ایسے ہیں جو پانچ روپیہ ماہوار یا اس سے بھی زیادہ چندہ دیتے ہیں جیسے شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر بمبئی ہوس لاہور اور خواجہ کمال الدین صاحب بی اے پلیڈر پشاور اور حضرت مولوی نور الدین صاحب دس روپے ماہوار دیتے ہیں اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب پانچ روپیہ ماہوار دیتے ہیں مگر یہ تعداد یہیں تک محدود ہے۔ کمیٹی نے حسن ظن اور وثوق کی بنا پر بعض مخلص دوستوں کے نام انتخاب کئے ہیں جنسے چاہا ہے کہ وہ ازراہ کرم ٹرسٹی بننا منظور کریں۔ مگر وہ تعداد بھی ناکافی ہے کمیٹی کو اُمید ہے کہ بہت سے احباب جلد اللہ خوشی سے ٹرسٹی بننے کے لئے درخواستیں بھیجیں گے اور حضرت اقدس کے منشا کو پورا کر کے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کریں گے۔

اسوقت بھائیوں کو توجہ دلانے اور تحریک عام کی غرض سے یہ بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم مدرسہ کی اور بھی ضرورتوں کو بیان کردیں جنکے انصرام کیلئے ہمیں جانکاہ فکر لگی ہوئی ہے۔ مدرسہ اور بورڈنگ کی عمارت بالکل ناکافی ہے اور مدرسہ کے مقصد کو ہرگز پورا نہیں کرتی۔ انکی توسیع کی ازبس ضرورت ہے خصوصاً بورڈنگ کی توسیع بہت جلد اور سب سے زیادہ ضروری ہے اس لئے مدرسہ کی ترقی بیرونی طلبار کے اجتماع پر موقوف ہے اور یا سامان اور موزوں بورڈنگ ہی ایک ایسی جگہ ہے جو انکو اکٹھا کر سکتی ہے۔ سو ہماری بے سامانی کا یہ حال ہے کہ عجالتہً ہم نے ایک کچا بورڈنگ تقریباً بارہ سو روپیہ کے خرچ سے طیار کیا تھا جسے برسات کی غیر مترقب بارشوں نے خصوصاً سخت صدمہ پہونچایا ہے اور اب بہت سا حصہ از سر نو بنانے اور بعض حصہ ترمیم کے قابل ہو گیا ہے قادیان میں کوئی ایسا مکان بھی نہیں ملتا جسکو کرایہ پر لیکر بورڈنگ قرار دیا جاسکے علاوہ بریں مدرسہ میں مدرسہ کی تعلیمی ضروریات کے متعلق بھی ہنوز کوئی سامان نہیں ہے نیز کمیٹی نے بہت سے مسکین طالب علموں کا خرچ اپنے ذمے رکھا ہے جسکے لئے بھی اسے اپنے بھائیوں کی امداد کی سخت ضرورت ہے۔ غرض یہ زار نالے قوم کی خدمت میں عرض کر کے التماس کیا جاتا ہے کہ ہر ایک بھائی اللہ تعالیٰ کے لئے اسکے مسیح کے لئے اور قوم کے لئے مدرسہ کی تائید کی فکر کرے اور مستقل فنڈ کے بہم پہونچانے کے لئے اپنی اپنی جگہ میں ایک عام تحریک کرے جو بھائی ٹرسٹی بننے کا مقدور رکھتا ہے وہ بلا تذبذب ٹرسٹی بنے اور جو یکمشت ایک کافی رقم بھی دیسکتا ہو وہ اس سے بھی دریغ نہ کرے غرض ہر ایک اپنی اپنی استعداد کے موافق جوانمردی دکھائے وباللہ التوفیق +

جالندھری پرچارک کی خباثت

ہنوبے وقر ترک سجدہ ابلیس سے آدم
عدو کی سرکشی سے ذوق کب رتبہ ہو کم میرا

ہمارا اعتقاد ہے کہ خبیث روح جو خدا کی دور اور ہلاکت کا کیڑا ہوتی ہے اپنا کوئی نہ کوئی مظہر ضرور رکھتی ہے اور ایسے مظہر اپنی کرتوتوں سے شناخت ہو سکتے ہیں نیوگ جیسے حیا سوز مسئلہ کا حامی اور ایک جیتے جاگتے دگر اولاد پیدا کرنے کے ناقابل خاوند کی موجودگی میں بیوی کو سنتان اُتپتی کے لئے ایک سے لے کر گیارہ غیر مردوں تک کے ساتھ بشرط ضرورت ہم بستری کی اجازت کا مجوز جالندھری پرچارک اپنے ۱۴ ستمبر والے اشاعت میں پھر بنی نوع انسان

کے حقیقی محب اور برگزیدہ

انسان کی شان میں شوخیاں کرتا ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ پرچارک کی بدزبانی اور دریدہ دہنی کا جو ویدک تہذیب کا نمونہ ہے اسی طرز میں جواب دیں البتہ جن امور پر اس نے بحث کی ہے اس پر چند ریمارک کرنے ضروری ہیں۔

پرچارک نے نمبر اول اربعین کو پیش نظر رکھکر اعتراض کئے ہیں ہمارے ناظرین جانتے ہیں کہ حضرت اقدس نے اربعین کے نمبر اول میں یہ دعوے کیا ہے کہ "میں اخلاقی و اعتقادی و ایمانی کمزوریوں اور غلطیوں کی اصلاح کے لئے دنیا پر بھیجا گیا ہوں" اس پر پرچارک کہتا ہے کہ اخلاقی سدھار کے لئے مرزا صاحب کی تحریریں پڑھ جائیے ان میں مخالفوں کے لئے گندے الفاظ استعمال کئے ہیں ایمانی اعتقادی اصلاح پر آپ کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

مگر مہاتما صاحب! ہم آپ کو بتلاتے ہیں کہ مرزا صاحب نے کیا اصلاح کی؟ آپ کو شاید حضرت مرزا صاحب کی اخلاقی ایمانی اعتقادی اصلاح کا نام لیتے ہوئے شرم آتی ہو گی آپ کے اعتراضوں کا جواب تو ہم ذرا ٹھہر کر دیں گے۔ مگر یہ تو بتلائیے کہ یہ اصلاح کس نے کی؟ کہ آریہ سماج اور وید جو ایک خاوند والی عورت کو محض اس امر پر کہ اولاد نہیں ہوتی غیروں کے سپرد کرتے ہیں یہ عظیم الشان اخلاقی گناہ اور بےحیائی ہے۔ انسانی غیرت کا خون کرنا اور انسانی قویٰ کی بے حرمتی کرنا ہے۔ کیوں صاحب آپ کے دیانند صاحب اور آپ کو تو یہ اصلاح سوجھی کہ ہاں آریہ سماج میں کثرت کے ساتھ نیوگ ہو اور سنتان اُتپتی ہو۔ آپکی اس عیب کو بتلانے والا اور دنیا کو غیرت دلانے والا کیا مرزا صاحب ہی تھے یا کوئی اور؟ اخلاقی کمزوری اور غلطی کو ویدک مت نے پھیلانا چاہا۔ مگر اس اخلاقی کمزوریوں کے مصلح نے اس کے عیوب کو طشت ازبام کر دیا۔ یہ امر دیگر ہے کہ آریہ سماج کو یہ طریق پسند ہے اور اُنکا مذہبی اعتقاد ہے اور وہ اس کو چھوڑ نہیں سکتے یا چھوڑنا نہیں چاہتے ہم اس میں کوئی دخل نہیں دیتے مگر ہم اتنا ضرور کہیں گے کہ اس عیب اور بداخلاقی کمزوری کو مرزا صاحب نے کھول کر ضرور بتلا دیا چونکہ ہم آریہ سماج کو جواب دیتے ہیں دوسری قوموں کی اخلاقی اصلاحوں پر بحث نہ کریں گے۔

پھر اسے نیوگ کو مان کر پونر ناتی اور غیرت کے دیوتا صاحب! اس بودے اور بیہودہ اعتقاد کی کمزوری کس نے دنیا پر ظاہر کی کہ تناسخ ایک ایسا اوداگوں مسئلہ ہے جسکو مان کر کسی زمانہ میں اگر کوئی آریہ ماں بہن سے بھی بیاہ کرلے تو اس کو پتہ نہیں لگ سکتا کیونکہ کوئی ایسی فہرست تناسخ کے ماننے والوں کے ہاتھ میں نہیں ہے جس سے وہ شناخت کرلیں۔ مثلاً اگر ایک شخص اپنے بداعمالیوں کی وجہ سے کسی زمانہ میں کتا بن جاوے اور اس کی ماں یا بہن یا بیٹی اپنی بدعملی کی وجہ سے کتیا کے جنم میں اُٹھے اور پھر ان دونو کے تعلق سے اولاد پیدا ہو جاوے تو دونو اپنے سابقہ تعلقات سے بے خبر ضرور ہیں۔ اور اس طرح پر اخلاق کا وہ ستیاناس ہوتا ہے جس کی حد نہیں۔ اب بتلائیے کہ اس اعتقادی بیہودگی کا اظہار کس نے کیا؟ اور پھر یہ کس نے بتلایا کہ تناسخ کو مان کر آریہ سماج کو خدا کو بدی کا بانی اور ظالم قرار دینا پڑیگا!

اور یہ ایمانی کمزوری کس روحانی مصلح نے بتلائی کہ آریہ سماج خدا کی توہین کرنے والا فرقہ ہے جبکہ وہ یہ کہتا ہے کہ وہ خالق نہیں ہر ایک ذرہ ذرہ اپنے وجود میں قائم بالذات ہے اور خدا جوڑنے جاڑنے والی کوئی ہستی ہے چونکہ پیدا کرنے والا نہیں اس لئے مالک۔ خالق رازق کچھ بھی نہیں۔ نہ وہ دعائیں سنتا ہے نہ رحیم ہے نہ رحمان ہے کیونکہ جو کچھ دنیا میں ملتا ہے سابقہ عملوں ہی کا ذریعہ ہے۔ اب ایسی بیہودہ عقائد کی قلعی مرزا صاحب کے سوا کس نے کھولی۔؟

آپ بتلائیں تو سہی؟

یہ ایمانی کمزوریاں کس نے دور کیں کیا دیانند جی نے جنہوں نے اس پاکھنڈ کو پھیلایا ہے۔

کیا یہ وید کی تعلیم نہیں؟

کیا کسی دانشمند کے نزدیک یہ امور مانے کے قابل ہیں ؟ پھر بھی آپکو مرزا صاحب کی اخلاقی اور ایمانی اور اعتقادی کمزوریوں کی اصلاح کا اعتقاد نہ ہو تو تعجب کی بات ہے۔

اب رہی یہ بات کہ مرزا صاحب نے اپنے مخالفین کو گندے الفاظ سے یاد کیا ہے مہاتما صاحب! یہ آپ کی اندرونی گندگی کا اظہار ہے حضرت مرزا صاحب کی نسبت ایسا خیال چاند پر تھوکنا اور اپنے منہ پر لینا ہے۔ مگر ذرا انصاف سے اتنا تو بتلائیے۔ کہ آپکے دھرم ویر لیکھرام کی تحریروں میں جو ویدک شانتی اور رنتا ہے اسکو بھی آپنے پڑھا ہے یا نہیں۔ اور کیا آپ نے اپنے پرچارک کو نہ دیکھ لیا مگر سچ ہے۔

اے ریاکار تجھے اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا اور دوسرے کی آنکھ کا تنکا دکھائی دیتا ہے،

اگر آپ میں انصاف پسندی ہو تو یہ اعتراض نہ کرتے۔ اور اعتقادی اصلاح پر یہ کہنا کہ مسلمانوں نے مرزا صاحب پر کفر کا فتوی دیا ہے آپ کی دانشمندی کی دلیل ہے بھلا صاحب سناتن دھرم والے پنڈت دیانند کی نسبت کیا کہتے ہیں؟ کیا آپ بتلا سکتے ہیں کہ انکو کن الفاظ سے یاد کیا گیا ہے ؟ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ پنڈت شونراین اگنی ہوتری نے دیانند کی لائف کو کسطرح پر دکھایا ہے ؟ اور کیا آپ کو یاد ہے کہ اندرمن مرادآبادی نے اپنے اشتہاروں میں کا ٹھیاوارڑ کے سنیاسی کی حقیقت کو کیسے کھولا ہے ؟ اور باایں ہمہ بھی کیا آپ کے نزدیک دیانند جی مہدومت کے یا آپ کے الفاظ میں ویدک مت کی اصلاح کے لئے نہ آئے تھے ؟ جس نے نیوگ تناسخ اور کیا کیا پھیلایا وہ تو قوم کی طرف سے مردود اور متروک ہونے کے باوجود بھی اور اپنی قابل شرم تعلیم کے ہوتے ہوئے بھی مصلح ہی رہے۔ مگر مرزا صاحب جنہوں نے حقیقت میں آپ لوگوں پر احسان کرکے آپ کی اخلاقی کمزوریوں اور ایمانی اور اعتقادی غلطیوں کو بتلایا وہ محض اس لئے کہ

نا عاقبت اندیش قوم

نے ان پر سنت اللہ کے موافق کفر کا فتوی دیا مورد اعتراض ہوئے۔ لالہ جی کچھ تو شرم چاہئے۔

آپ نے اسی تاریخ کے پرچارک میں صفحہ ۱۰ پر تسلیم کیا ہے کہ دیانند جی کا کیسے مضحکہ اڑایا گیا اور بذریعہ اعلان دیانند پر الزام لگایا گیا کہ وہ چاہتا ہے کہ استریاں مردوں کے سامنے جا کر انہیں پسند کرکے بیاہ کریں اور نہ معلوم کیا کیا الزام لگائے وغیرہ وغیرہ۔ (یہ نہ معلوم والے الزام وہی نیوگ کی قباحتوں کے الزام ہوں گے اڈیٹر)

پھر جب یہ بات ہے کہ قوم مصلح کی ضرور مخالفت کرتی ہے تو مرزا صاحب کی مخالفت تو آپ ہی کی دلیل کے موافق

انکے مصلح ہونے کی دلیل ہے

ذرا غور سے سوچو۔ لالہ جی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اقدس کی بیجا مخالفت نے آپ کے دماغ کو تاریک کر دیا ہے ورنہ یوں بے کھلائے ہوئے بے سروپا نہ لکھتے دیانند کا زمانہ تو جانے دیجئے اب آپ ہی بتلائیے کہ لالہ منشی رام کی نسبت کلچرڈ پارٹی میں کیا خیالات ہیں وہ ان پر کیا فتوی دیتے ہیں۔ مہاتما صاحب! پہلے اپنے گھر کی خبر لیں پھر دوسروں کے کفر پر خیال کریں اس وقت تک ہم نے آپکے ایک اعتراض کا جواب دیا ہے اور دوسرے نمبر میں باقی اعتراضوں کا جواب آپ کی نذر کیا جائے گا۔ انشاء اللہ ہم نے ہمیشہ آپ کی تحریروں سے اعراض کیا ہے اور اسکو ناقابل خطاب سمجھکر ردی میں ڈالا ہے۔ کیونکہ ہم گالیوں کا جواب گالیوں سے دینے میں بے شک عاجز ہیں مگر افسوس ہے کہ آپ نے ہماری خاموشی کو اپنی شوخی کے بڑھانے کا ذریعہ سمجھا اس لئے ہم کو ضرور ہوا کہ آپ کی کسی قدر خدمت ضروری جاوے۔

آپ کی انصاف پسندی کا مقتضا تو یہ ہے کہ اس مضمون کو اپنی ستیارگتی کے عنوان کے نیچے پرچارک میں چھاپ دیں۔

(باقی دوسرے نمبر میں)

ٹرسٹیوں کے نام

سیٹھ عبدالرحمن حاجی اللہ رکھا صاحب	مدراس
سیٹھ دالجی لالجی صاحب	"
سید محمد رضوی صاحب وکیل ہائیکورٹ	حیدرآباد دکن
میر مردان علی صاحب	"
ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب	جہلم
منشی تاج الدین صاحب	لاہور
ڈاکٹر سید رحمت علی صاحب	افریقہ
بابو عبدالرحمن صاحب	"
میاں نبی بخش صاحب	"
شیخ محمد جان صاحب	وزیرآباد
میاں اللہ دتا صاحب	سیالکوٹ
شیخ عطامحمد صاحب فورٹ سنڈیمان	بلوچستان
خواجہ جمال الدین صاحب بی۔ اے	سرینگر کشمیر
مرزا افضل بیگ صاحب مختار	بٹالہ
شیخ عبدالرحمن صاحب بی اے	ملتان
مولوی عزیز بخش صاحب بی اے	ڈیرہ غازیخان
خلیفہ نورالدین صاحب	جموں
ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب	پٹیالہ
حکیم فضل الدین صاحب	قادیان

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے خود اور آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ ہر خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے ضرور بچنا چاہئے۔ المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ مقام۔ گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کونسی معتبر شہادت ہو سکتی ہے

۱ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی جانا دھند سوزش کی قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شئے نہیں ہے اسلئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے راقم ڈاکٹر۔ ڈی۔ ایم۔ بی۔ ایم۔ سانگل صاحب۔ ایم۔ بی۔ ایم۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی۔

۲ میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس سرمہ کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مریض مسماۃ اتم دیوی عمرہ ۴ سال پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اُس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں اُن میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اُسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ اُن اشیاء کو جو اُس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر محمد حسین خان۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن ڈسپنسر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

۳ میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے راقم ڈاکٹر برجلال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر۔ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

۴ میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا ہے میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کا سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اُسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ سنہ ۱۹۰۶ع میں جمع کیا گیا ہے۔

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپا